سوال

طلاق کا (عدم) وقوع [illegible]

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تی روشنی میں کیا حکم ہوگا۔

شریعت نے طلاق کا حق اور اختیار صرف مرد کو دیا ہے بغیر بیوی کی رضامندی اور مرضی کے

تی ہے۔ سوال یہ ہے کہ ایسی صورت میں شریعت کی کیا ہدایات ہیں۔ ؟

کیا اس طلاق کے وقوع یا عدم وقوع میں عورت کے قول یا گواہی پر اعتبار ہوگا۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد!

[illegible] ہے۔

آئمہ اربعہ سمیت جمہور اہل علم کے نزدیک گناہ کے باوجود وہ طلاق واقع ہوجائے گی،

وہ یہی موقف راجح ہے۔

شیخ ابن باز نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے۔ وہ فرماتے ہیں

"لأن شر [illegible] :

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ الطلاق/1.

ن يكُنَّ طاهرات من دون جماع، أو حوامل. هذا هو الطلاق للعدة" انتهى

[illegible] .

تج :

{ اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب آپ عورتوں کی طلاق دیں توانہیں ان کی عدت (کے آغاز) میں طلاق دیں } الطلاق (1).

ئے لیے طلاق ہے " انتہی

باز(21/286).

اس سلسلے میں لجنہ دائمہ سے سوال کیا گیا تو اس نے فرمایا

نتہی

"فتاوی اللجنۃ الدائمۃ"(20/58) :

[illegible] آدصحیح یہی ہے کہ یہ طلاق واقع نہیں ہوگی " انتہی

۲۔ حیض ہونے یا ہونے کے بارے میں عورت کا قول معتبر جانا جائے گا۔ خواہ وہ سچ بولے یا جھوٹ، جھوٹ ہونے کی صورت میں وہ خود گناہ گار ہے۔

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب